REGSTERED   No. 57.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲۱ - اپریل سنہ ۱۹۱۱ء | نمبر ۱۶

اخبار کی بہار

ایک ولایتی اخبار ہیرالڈ اور ریسبٹر میں ایک خبر لکھی ہے۔ کہ روس کے ملک سائیبیریا میں موسم سرما میں دودھ ایسا جم جاتا ہے کہ بجائے برتنوں میں رکھنے کے اس کو ہاتھ کی چھڑیوں کی طرح بنایا جاتا ہے جن کو کھونٹیوں پر لٹکاتے ہیں اور وہ ایسا سخت ہوتا ہے کہ اگر کوئی آدمی غصہ میں اگر اس کیساتھ کسی کو مارنا چاہے تو سخت چوٹ لگتی ہے۔

ایک مقام ارکشک کے لڑکے دودھ پینے کے بجائے لفظ کاٹنا استعمال کرتے ہیں۔ اور لوگ دودھ کو گرادینے کے بجائے توڑ ڈالنا استعمال کرتے ہیں۔

ڈاکٹر ارتھر نیو صاحب ایف - آر - سی - ایس - ای کشمیر میڈیکل مشن متعلقہ چرچ مشنری سوسائٹی کو رائیل جیوگرافیکل سوسائٹی کی طرف سے کوہ ہمالیہ کی نسبت فزیکل جیوگرافی اور گلیسالوجی کی معلومات کے عوض میں ڈگری عطا ہوئی ہے۔

مانڈلے میں ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے صرف سے جنرل پوسٹ آفس بننے کی منظوری گورنمنٹ نے دیدی ہے۔ اور پرانی عمارت پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کو دی گئی ہے۔

امریکن گورنمنٹ پانامہ نہر کی حد بندی پر ۱۵۰۰۰۰ پونڈ خرچ کریگی۔

رنگ دار کپڑوں کو جن کے رنگوں کے اُڑنے کا اندیشہ ہو دھونے سے پیشتر اگر ٹھنڈے پانی میں ڈبویا جاوے اور تھوڑا سا نمک بھی لگایا جاوے۔ تو رنگ نہیں اُڑتا۔

ملک روس میں یہودیوں کی تکلیف کے بڑھ جانے سے ہر سال ۱۷۰۰۰ یہودی ملک کو چھوڑکر چلے جاتے ہیں۔ ہر جگہ یہودیوں کو تکلیف دیجاتی ہے۔ اور وہ مجبور ہوکر نقل مکان کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح کی مصلوبیت کے بعد انکی اپنی مانگی ہوئی لعنت اُن پر پڑتی چلی آرہی ہے۔

ولائیت کے ایک مقام ٹیلا دعلاقہ کین کیباس میں فی الحال ایک کسان عورت زندہ ہے۔ جس کی عمر ۱۶۵ برس کی ہوئی ہے اور اس سال اس نے اپنی ۱۶۵ سالگرہ منائی ہے۔ اور تعجب ہے کہ باوجود اس قدر معمر ہونے کے اسکے ہوش حواس قائم ہیں۔

گلاسگو رائیل اسیالم کے ڈاکٹر اوسولڈ صاحب نے اعلان دیا ہے کہ ایک ایسی مجرب دوائی پاگلوں کے علاج کے متعلق ایجاد ہوئی ہے کہ جو اگر پاگل کے بدن میں بذریعہ پچکاری کے پہونچائی جاوے تو نہ صرف اس کو تندرست ہی بنائے گی پر پھر کبھی بھی ایسی بیماری اس کو ہوجانے کے ڈر سے بھی محفوظ رکھیگی۔ یہ دوائی پہلے ایک جرمن کے ڈاکٹر نے ایجاد کی تھی اور بعد میں جرمنی اور گلاسگو کی تحقیقات کنندہ کمیٹی نے تصدیق فرمائی۔

برلن جرمنی کے ایک ہونہار نے درخت کاٹنے کا ایک نیا طریقہ ایجاد کیا ہے ایک آہنی تار درخت کے تنے کے گرد لپیٹ دیا جاتا ہے۔ اور ایک برقی موٹر تیزی سے اس تار کو چاروں طرف گھماتا ہے۔ جس سے برقی حرارت سے تار درخت کو جلاتی جاتی ہے۔ اسی طرح چھ منٹ کے عرصے میں ایک ۲۰ انچ موٹا درخت کٹ جاتا ہے۔

لندن دنیا میں سب سے بڑا شہر ہے جس کی آبادی نصف کروڑ سے زیادہ ہے۔ ایسے ہی بلحاظ دولت اور تجارت کے بھی یہ دنیا میں سب سے بڑا شہر ہے۔ مگر اس میں مفلس اور کنگلے بھی ہیں۔ اس حد تک ہیں کہ ہر شب کو چالیس ہزار آدمی بے خان ومان ہوتے ہیں اور محتاج خانوں میں سوتے ہیں۔ بلکہ ہزاروں گلی کوچوں میں۔ موریوں میں اور پیچھے کے نیچے پڑکر سو رہتے ہیں۔

فرانس کے انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اگریکلچر کے حال میں ایک کیفیت شایع کی ہے کہ کس طرح اس ملک میں ژالہ باری کرنے والے بادلوں کو گولے چلاکر منتشر کیا جاتا ہے۔ جو کہ ۲۰۰ سے ۱۲۰۰ فٹ کی بلندی پر جاکر پھٹتے ہیں۔ صوبہ بین کی عمدہ زمین کی حفاظت کے لئے اسی ایسے گولے چلانے والے سٹیشن قایم کئے گئے ہیں تاکہ وہاں کے کاشتکار صرف آسمان کے رحم پر ہی نہ پڑے رہیں۔

نیویارک پایہ تخت امریکہ میں اس وقت ایک شخص کے پاس ایک ایسا بیش قیمت ٹیریر قسم کا کتا ہے کہ جسے اس کا مالک ایک ہزار پونڈ یعنے ۱۵ ہزار روپیہ پر بھی نہیں بیچتا۔ سچا ہے کہ تھوڑا عرصہ پہلے کتا پانچ پونڈ یعنے ۷۵ روپیہ کو ہی کتا مل سکتا تھا۔ امریکہ کی دولت کے یہ سب چونچلے ہیں۔ ورنہ ایک کتا کیا دو چار عربی گھوڑے اس قیمت میں آسکتے ہیں۔

مصر کی حنوط کی ہوئی لاشوں کو جو ہزاروں سال سے مصالح لگا کر سڑنے سے محفوظ رکھی ہوئی ہیں ممی کہتے ہیں۔ آج تک کے یوروپین سائنسدان کو یہ مصالح نہیں مل سکا۔ دنیا کے کئی عجائب خانوں میں یہ ممیاں بطور عجائبات رکھی ہوئی ہیں۔ مگر لنڈن رائل کالج آف فیزیشنس اور سرجنس کے سب سے قدیم ممی ثابت ہوئی۔

تار کی بہار

ٹوکیو سے تار خبر آئی ہے کہ یوشی وارا محلہ کے تمام گھر آگ سے برباد ہو گئے۔ اور دس ہزار فاحشہ عورتیں بے گھر ہو گئیں۔ بہتوں کو آگ سے نقصان ہوا لیکن کوئی جان ضایع نہیں ہوئی۔

البنین زور پکڑتے جاتے ہیں۔ اور ترکوں کی فوج کو کئی جگہ شکست ہو چکی ہے۔

ایک نیا ہوائی جہاز نیوزیلین نامے ۲۰ مسافروں کو لیکر جھیل کانسٹین سے فرٹ گرٹ تک ۱۵۰ میل اڑا

مسکھٹ میں سخت آتش زدگی ہے ۲۰۰ مکانات مع دفاتر میران سکول پر فیسران کالج کے راکھ ہو گئے۔

کلکتہ کے مٹھائی فروش تلسی چرن اس نے ۳ بنگالیوں پر ۲۰ ہزار روپیہ اینٹھ لینے کی نالش کری۔

بانگی پور میں ایک مسماۃ بیدارن کو ایک لڑکی کے چرانیکے جرم میں پانچ سال قید سخت ہوئی ہے۔

پونہ میں ۱۲ نقب زن ڈاکوؤں نے سزائیں پائیں ۱۰ کو عمر قید باقی کو ۱۰ تا ۱۲ سال جرمانہ علاوہ ہے۔

ہندوستان میں ایک سو روپیہ کا کرنسی نوٹ بھی عالمگیر ہوگا۔ مثل پچاس روپیہ کے اضافہ کیا گیا۔

ہائیکورٹ کلکتہ میں لونی گوپال کرجی نوجوان بنگالی کو بجرم گولہ بمب ۱۴ سال قید کالا پانی ہوئی ہے۔

بمبئی میں لفٹننٹ ٹوانز کا آسمانی جہاز زمین سے ٹکراکر ضایع ہوا لیکن جانوں کا نقصان نہیں ہوا۔

سال جدید میں پنجاب یونیورسٹی کی آمدنی دو لاکھ ۲۷ ہزار اندازہ کی گئی۔ اور خرچ ایک لاکھ ۸۸ ہزار ہے۔

کلکتہ میں متصل سہ امپورہ ایک کنسٹبل چلتی ٹرین کے نیچے کچلکر مرگیا۔ وہ سگنل پر ٹرین کی حفاظت خاص تھی۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

بپٹسٹ مشنری سوسائٹی نے ہندوستان اور کانگو کے لئے ۰۰۰ ۴۵ روپیہ کا ذمہ لیا ہے۔

کلکتہ مشنری کانفرنس دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء یا شروع جنوری سنہ ۱۹۱۳ء کو ہی نیشنل کانفرنس کی تیاری کریگی۔

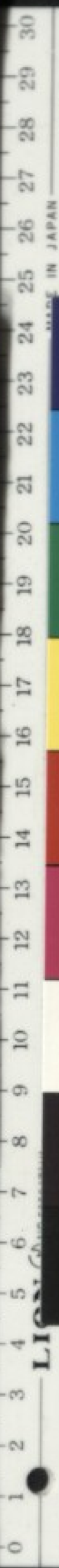
بمبئی میں ایک نیا گرجا ۷۰۰۰ پونڈ کے خرچ سے تعمیر ہونے لگا ہے۔

ہندوستان اور چین میں ہی۔ ایم ایس مشن کے ۲۷ ہسپتال اور ۴۳ ڈسپنسریاں ہیں۔ جن میں مختلف قسم کے لایق وفایق ڈاکٹر صاحبان انگریز و دیسی ملازم ہیں۔ اور ۹۳ ٹرینڈ نرسیں ہیں۔ اس کے علاوہ کام کرتی ہیں اور کمپونڈرس وغیرہ دیگر ملازم عورتیں بھی بیشمار ہیں

امریلیٹھ میں سے پوشیں اثر کو مٹانے کے لئے ۹۰ سال گذرے کہ ایک سکرپچر اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی مقرر ہوئی تھی۔ جو اب تک کام کر رہی ہے جسکے وسیلے سے سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ پوپوں کی غلامی سے چھوٹ کر راستی پر آگئے ہیں۔

ورلڈس سٹوڈنٹ کرسچن فیڈریشن کانفرنس امسال کانسٹنٹی نوپل (ٹرکی) میں فراہم ہوگی۔ ہندوستان سے بمبئی کی مس لیڈ ہے۔ الہ آباد کے پادری ڈبلیو۔ ای۔ ایس۔ ہالینڈ اور کلکتہ کے مسٹر اور مسز فارکیوہر صاحبان اس کانفرنس میں بحیثیت ایلچی شریک ہونگے۔

جلپائی گوری کے ڈاکخانہ میں ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو روپیہ لوٹ کر لے گئے۔ اور پوسٹماسٹر کو قتل کر گئے۔





فہرست مضامین

پھلام سکھ ایجوکیشنل کانفرنس کے متعلق استقبالی کمیٹی کی امداد کے لئے ۴ ہزار روپیہ چندہ جمع ہو چکا ہے اور ۱۲ مارچ تک ۲۰۰ ڈیلیگیٹو اور ۸ ہم ورکٹروں کی فیس استقبالی کمیٹی کے دفتر میں پہونچ چکی ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی بخشش عامہ

نمبر ۸

گذشتہ نمبر میں ہم نے دکھلایا تھا کہ خدا کا انصاف پورا کرنے کے سبب سے فضل کی راہ نکالی گئی۔ اگر انصاف پورا نہ کیا جاتا تو انسان کے لئے راہ نجات نا ممکن تھی۔ پر جبکہ انصاف کا بھاری تقاضہ پورا ہو گیا۔ اور گناہ و نافرمانی کا بدلہ دیا گیا تو پھر کوئی رکاوٹ اس بات میں نہ رہی کہ وہ نبی جس نے عدل کو پورا کیا تھا نجات کی برکت تائب گنہگاروں کو نہ دے سکے پر واضح ہو کہ یہ تمام کام بڑے بھاری بھید کا اور پُر از اسرار راز الٰہی ہے۔ جس کی نسبت کلام مقدس انجیل پاک میں لکھا ہوا ہے۔ کہ بالاتفاق دینداری کا بڑا بھید ہے۔ اور کسی فرد بشر کی طاقت میں یہ بات نہیں ہے کہ اس پورے بھید کو کماحقہ سمجھ سکے۔ مگر ہاں جتنا کہ کلام الٰہی میں اس کی نسبت ظاہر کیا گیا۔ ہم اسکو سمجھ سکتے اور بیان کر سکتے ہیں۔ پر اس میں اگر مشکلات اور راز ہوں تو متعجب نہ ہونا چاہئے کیونکہ خدائی اور الٰہی باتوں میں ضرور بھید ہونگے جس حال میں کہ انسان کے علم و عقل محدود ہیں اور وہ ذات الٰہی اور اُس کے تمام انتظام پر از حکمت و دانائی ہیں۔ اگر وہ سمجھ انسانی میں نہ بھی آویں تو کوئی تعجب اور حیرانی کی بات نہیں ہے پر یہ امر قابل غور ہے کہ یہ تمام صفات الٰہی اور شان ایزدی کے سربستہ راز ہیں۔ انسان کے احاطہ طاقت اور قدرت سے جو کام نہ ہو سکا وہ خود خدا نے کیا۔ تاکہ انسان کی بیش قیمت جان بچائی جاوے۔ یہ خدا کی طرف سے ہوا۔ اور ہماری نظروں میں عجیب ہے۔ پر یہ نجات کا بڑا بھید ہے۔ رحمت کا ذریعہ یہ ہے۔ خط عبرانیوں ۷: ۱۹ میں اسکو بہتر اُمید کہا گیا ہے۔ اور پھر عبرانیوں ۷: ۲۲ میں اسکو بہتر عہد کہا گیا ہے کیونکہ شریعت کا عہد تو ٹوٹ چکا تھا۔ جبکہ بنی آدم گنہگار ہو کر جہنم کے عذاب کے مستوجب ٹھہر چکے تھے۔ پر نجات کے لئے بہتر عہد مقرر ہوا جس کا درمیانی یا وسیلہ بہتر عہد کا پورا کرنے والا خداوند یسوع مسیح ہوا جس نے اپنے خون کے وسیلے سے چشمہ فیض بخشش جاری کر دیا۔ اور فضل کا سمندر بہا دیا جس میں غسل پا کر گنہگار انسان پاک و صاف ہو کر بہشت میں داخل ہو سکتے ہیں۔

"گناہ کی مزدوری موت ہے" انجیل
"مرتیو پرماتما کی ہے" وید

مندرجہ بالا فقرے نہایت غور طلب ہیں۔ ایک کے مطابق یہ راز کھلتا ہے کہ گناہ موت کا سبب ہے اگر گناہ نہ ہوتا تو موت نہ ہوتی۔ دوسرے کے مطابق معلوم ہوتا ہے کہ موت الٰہی انتظام ہے جس کا مطلب ہے کہ خدا نے موت کو بنایا ہے۔ یہ دو مختلف بیانات ہیں۔ چونکہ بیان اول انجیل کا بیان اور ہمارا ایمان بھی یہی ہے۔ اس کا تھوڑا سا ذکر کرنا ضروری ہے۔ موت حقیقتاً کوئی برکت یا نعمت یا قدرتی شئے نہیں ہے۔ کہ جس کو خدا نے بنایا ہو۔ بلکہ یہ خالق مطلق کے انصاف کا نتیجہ ہے۔ حاکم الحاکمین خدا نے خلقت کو بنا کر اپنے قانون بخشے اور اُن کی خلاف ورزی کی پاداش میں یہ بطور سزا کے مقرر کی جو نتیجہ کے طور پر انسان کے اوپر وارد ہو گئی۔ اس لئے فقرہ مندرجہ بالا صاف ہے کہ گناہ کی مزدوری موت ہے یعنے بسبب گناہ کے آدمی اب مرتا ہے اگر گناہ نہ کرتا تو وہ نہ مرتا دوسرا بیان دیکھا ہے جو آریہ لوگوں کا اعتقاد ہے کہ موت ایشوری انتظام کا ایک جزو ہے واضح ہو کہ اگر یہ مانا جاوے کہ موت خدا کے انتظام کا ایک جزو ہے

اور اسکی کچھ اوبضا نہیں ہے تو اس سے گریز کرنے کی قدرتی خواہش کیوں ہے؟ اس سے اس قدر خوف کیوں ہے؟ اور ظاہر طور سے بُرے فعلوں کا نتیجہ کیوں ہے؟ اور موت سے بچنے کے وسایل کی جانچ پڑتال کیوں ہے؟ اس سے نجات کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے متعلق یہ تمام سوالات پیدا ہوتے ہیں جنکا جواب آریہ صاحبان کو دینا مناسب ہے۔ ورنہ انجیل مقدس کا فرمان ہی قابلِ تسلیم ہے کہ گناہ کی مزدوری موت ہے۔

ٹرکی میں مشنری کام کے موقع

مشنری ریویو میں ذیل کا مضمون شایع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے یہاں درج کرتے ہیں۔

ٹرکی میں نئی حکومت کے ہوجانے سے کئی ایک باتیں تبدیلی کی صورت میں آگئی ہیں جن سے مسیحیوں کے حق میں ہمدردیت اور مشنوں کی ترقی میں اضافے کی اُمید ہے۔ لیکن یہ موقعے ایسے تو عمدہ ظاہر نہیں ہوئے جیسے کہ پہلے اُمید کی گئی تھی۔ پر تاہم کچھ فایدہ ان سے ہوا ہے۔ مشرق میں دین انسان کی زندگی کا دارومدار سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک سوال کا حل انسان کے مذہب اور دین کے لحاظ سے ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ملکی قومی اور خاندانی زندگی کے تمام کاروبار تعلیم تربیت اور مذہب کے سب کام طے ہوتے ہیں۔ اسلئے اب نئی ٹرکی پالیسی کو یہ تعلقات رکھتے ہوئے مشکلات پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ اب اس فکر میں ہیں کہ کس طرح پُرانے مذہبی عقیدوں کو نئے ترقی کے خیالات کے ساتھ قائم رکھیں۔ مسلمان نہیں چاہتے ہیں کہ عیسائیوں کو فوجوں میں بھرتی ہونے دیں۔ اور عیسائی اپنے پبلک مدرسوں میں صرف ٹرکی زبان کو سکھلانے کے خلاف ہیں۔ اور مسلمان عیسائیوں کو اپنے برابر حق دینے سے معترض ہیں۔ نئے ٹرکی لوگ اسلام کی پرانی باتوں کی اصلاح تو کرنی نہیں چاہتے۔ بہ وہ چاہتے ہیں کہ حکومتی اور تعلیمی باتوں میں تبدیلی کی جاوے اور یہ باتیں آجکل ٹرکی کے مسلمانوں کے دلوں میں جوش مار رہی ہیں۔ شیخ الاسلام کی اعلیٰ اتھارٹی یہ فیصلہ کرتی ہے کہ بعض امور قرآن شریف کے مطابق ہیں لیکن کانسرویٹیو پارٹی اس کے برخلاف ہے۔

یہ افسوس کی بات ہے کہ فرقہ بندی کا جھگڑا ٹرکی میں پیدا ہوگیا ہے۔ خاصکر گریک چرچ اور آرمینین چرچز میں اختلاف ہے۔ ان کلیسیاؤں میں کلام کے مطابق باتوں کی اصلاح ضرورت ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ روحانیت کی کمی کی وجہ سے اصلیت تک پہونچنا مشکل ہے۔

ٹرکی میں پروٹسٹنٹ کم ہیں۔ لیکن ان میں اور دیگر کلیسیاؤں میں اختلاف اتنا بہت نظر نہیں آتا اور اُمید ہے کہ یونانی اور آرمینی کلیسیاؤں میں اتحاد ہوجاویگا اور اس سے ٹرکی باشندوں پر بڑا اثر پڑیگا کیونکہ دینی خدمت کی روک کا یہ ایک بڑا سبب ہو رہا ہے۔

اگر گورنمنٹ اور تعلیم کی نسبت اصلاحیں عمل میں لائی جاویں تو ضرور یہ نتیجہ ہوگا کہ اسلام کو تنزل ہو جاویگا۔ نئی تحریک کے معاونوں نے ایسے واعظ جگہ بجگہ بھیجے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ یہ نئی اصلاحیں قرآن کے عین مطابق ہیں۔ اسکے برخلاف اور کہ عیسائی یہودی اور مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔ اور سب ایک ہی خدا کی پرستش کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے خدا کے روبرو اور از روئے قانون یکساں حق رکھتے ہیں۔ اور اگر یہ اب منظور ہوگیا تو اس سے ٹرکی میں ایک بڑی اصلاح ہوجاوے گی۔

اگر حقیقی مسیحیت اب ٹرکی کے لوگوں کے آگے پیش کی جاویگی تو اُمید غالب ہے کہ پُرانے زمانے کے تعصبات دور ہوجاوینگے اور موجودہ بے چینی اور مخالفت دور ہوجاوے گی۔ اور انجیل مقدس کی صداقت صاف طور سے پاک روح کے اثر کے ساتھ کام کریگی۔ اور اب یہ بڑا موقعہ ہے۔"

پنجاب ایجوکیشنل جرنل مطبوعہ مارچ ۱۹۱۱ء میں ایک چھوٹا سا نوٹ درج ہے جس میں دکھلایا گیا ہے کہ اخلاقی عمدہ تعلیم دینے کے لئے ہمارے مدارس میں راستباز اور دیندار اُستادوں کی اشد ضرورت ہے۔ اڈیٹر صاحب ڈایرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کی رپورٹ کا حوالہ دیکر ظاہر کرتے ہیں جو یہ تھا کہ اخلاقی تعلیم کا اثر اسی قدر طلبا پر ہوتا ہے۔ جس قدر کہ اسکے سکھلانے والے استادوں کے اخلاق اور چال چلن ہوتے ہیں۔ یہ بالکل درست اور ٹھیک ہے۔ اخلاقی تعلیم چاہے کتنی ہی دی جاوے جب تک عملی نمونے استادوں کے سامنے نہ ہوں بہت تھوڑا اثر ہوگا۔ لیکن جب استادوں کے نمونے طالب علم دیکھیں گے تو فوراً انکی تقلید کرنے لگینگے۔ اور اپنے اخلاق خواہ مخواہ اچھے کرنے کی فکر ان کو دامنگیر ہوگی اور ہر قسم کی بد اخلاقی کی باتوں سے خود بخود پرہیز کرنے لگ جاوینگے۔ جتنا لڑکوں کا اخلاق گرا ہوا نظر آتا ہے۔ اتنا ہی استادوں کے اخلاق کے ٹھیک نہ ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

غور طلب

راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ قول مسیح۔

آریہ صاحبان بڑے زور شور سے کہا کرتے ہیں کہ وہ صرف ایک پرمیشور کو ماننے والے ہیں۔ مگر اصل حقیقت یہ نہیں معلوم ہوتی۔ رسالہ آریہ مسافر میں جو جالندھر سے شایع ہوتا ہے۔ اور آریہ پرتی ہندی سبھا کا رسالہ ہے مطبوعہ ماہ فروری میں اپنے آخری دو صفحوں پر ایک نظم درج کرتا ہے۔ جو ایک دُعائیہ نظم ہے جس میں دیانند سوامی سے دعا کی گئی ہے جس کے تین فقرے ذیل میں بطور نمونہ ہم دکھلاتے ہیں۔

"اے مہرشی! اب لے خبر ہماری
بس ہو چلی ہے حالت فرع وگر ہماری" اور
"اب وید مت کا بیڑا منجدھار میں پڑا ہے
سوامی مدد کرو تم کچھ زور تر ہماری"

اور پھر

"نام و نشاں ہمارا مٹ جائیگا جہاں سے۔
تم نے سہاتا کی اب بھی نہ گر ہماری"

کیا ان سے صاف پایا نہیں جاتا کہ دیانند سے مثل خدا کے مدد کی التجا ہے؟ اگر وہ زندہ ہوتے تو شاید اس پر اعتراض نہ ہو سکتا کیونکہ وہ ریفارمر ہو کر امداد کر سکتے مگر چونکہ وہ اب زندہ نہیں ہیں پھر ان سے ایسی التجا کرنا ہمارے خیال میں بالکل ان کو خدائی درجہ دینا ہے۔ جو ایک محض غلطی ہے۔ بلکہ صاف انسان پرستی ہے۔

لندن کے ایک مالدار یہودی نے ۲۵ ہزار ڈالر منجملہ ایک لاکھ ۲۵ ہزار ڈالر کے چندے میں وائی۔ ایم۔ سی کی عمارت کے لئے جو شہر میں حبشی لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے دیئے ہیں۔ اور کہا ہے کہ اگر کسی دوسری جگہ کے لوگ ۵۰ ہزار ڈالر اس مطلب کے لئے جمع کریں تو وہ ۵ ہزار ڈالرس اور دینگے۔ ان کو حبشیوں کے ساتھ خاصکر انس ہے۔

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول۔ حرم شریف اور مقدس نواح کی تعظیم وتکریم شروع کرنا کوئی نئی بات نہ تھی۔ عرب پیشتر سے اس کو مانتے تھے۔ پر اب محمد صاحب نے اس کو اپنے نئے فرقے اسلام کے لئے بھی واجب قرار دیا۔ اور اس طرح سے عرب کے مسلمان جلد اس طرف راغب ہو گئے اور نئے بنائے پرستش گاہ کے جیسے کے تیسے معتقد بنے رہے اور نئی بنائی بات کے پرونے میں کچھ مشکل نہ تھی۔ اس لئے اب اس وقت خاص سے وقوع ہو جانی کوئی غیر معمولی بات نہ تھی۔ کیونکہ اس کا رواج پہلے سے تھا۔

قولہ۔ قریش نے ایک دم شہر کو خالی کر دیا۔ اور نزدیک کی پہاڑیوں پر چڑھکر ان وحشی بد آدمیوں کو دیکھنے لگے جو سات سال قبل اپنے ہی بھائی بندوں کے ہاتھ سے تنگ آکر اپنے وطن مالوف کو بصد حسرت ورنج خیرباد کہنے پر مجبور ہوئے تھے۔

اقول۔ وحشی بد کیا تھے۔ اُن کے ہاتھ تو قریشیوں نے خوب دیکھ لئے تھے۔ اب تو وہ ان سے ڈرتے ہوئے تھے۔ مغلوب ہوئے ہوئے تھے۔ کیونکہ متواتر جنگوں اور کشت وخون نے اُن کو عاجز بنا ڈالا تھا۔

قولہ۔ جب وہ مبارک مقام نظر آنے لگا تو مسلمانوں نے لبیک لبیک نعرہ بلند کیا۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ساتھ لیکر عمرہ کے مراسم ادا کئے اور آپ کے اشارے سے تمام مسلمانوں نے اپنے کندھے برہنہ کر کے تیز قدم اٹھا کر طواف شروع کر دیا۔

اقول۔ یہ تمام رسومات عربوں کی قدیم تھیں جس کے مطابق محمد صاحب نے حسب دستور عمل رکھا یہ ہی تو وہ حکمت تھی کہ جس سے عرب جیسی خونخوار قوم حضرت کے پیچھے آسانی سے لگ گئی۔

قولہ۔ کندھوں کے برہنہ کرانے اور تیز دوڑانے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقصد تھا کہ دشمنوں پر مسلمانوں کی طاقت کا اظہار ہو جاوے۔

اقول۔ یہ ہی تو ہمارے خیال کی بات ہے۔ کہ یہ رسم کیا تھا۔ اس کا تو مطلب صرف مسلمانوں کو جمع کر کے اپنی غالب طاقت کا سکہ بٹھلانا تھا۔ اور غیر مذہب عربوں کے دلوں میں زیادہ خوف دلانیکا تھا۔

قولہ۔ اور جب اُن پر یہ واضح ہو جاویگا کہ مسلمانوں میں طاقت ور اور بہادر جوان موجود ہیں تو وہ آئندہ لڑائی فساد کا خیال کرنے سے باز آجائینگے۔ اور ملک میں مستقل طور پر امن وامان ہو جاویگا۔

اقول۔ ہاں ضرور یہ ہی مطلب ہوگا۔ ورنہ مذہب کے لحاظ سے تو قریش کا خیال اور اسلامی فرقہ کا خیال ایک نہیں تھا۔ وہ بت پرست اور یہ خدا پرست تھے پر دونوں کا بیان اصحابات میں لاپ حکمت عملی تھا۔

قولہ۔ ناظرین! آپ ہی دیکھیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو امن کیسا عزیز تھا۔ اگر آپ نے طاقت کا اظہار کیا تو بھی اسی نیت سے کہ کسی طرح دشمن جنگ وتعدی سے باز آجائیں۔

اقول۔ اب جبکہ اسلام کو غلبہ حاصل ہو چکا تھا۔ اور حکومت حاصل ہو چکی تھی اور کام بخوبی چل پڑا تھا تو اب اس قسم کا صلح وامن چاہنا عین دانائی تھا۔ لیکن صلح کا موقعہ تو اس وقت تھا کہ جب حالت کمزور تھی اور فتح دوسرونکی ہوتی تھی۔ اب ناظرین سوچیں کہ اس موقعہ کی صلح کا فایدہ تو فوراً اسلام کو پہونچتا تھا تو پھر وہ صلح کے خواہاں کیوں نہ ہوں اپنی سلطنت میں کون بدعملی اور بغاوتی

اقتباس

ہمدردی

قدیم زمانہ میں جب کہ یسوع مسیح کا اقرار کرنا ایذا رسانی اور موت کا سامنا ہوتا تھا ہنگری میں ایک شخص بنام مارٹن رہتا تھا۔ جو ابھی نوجوان تھا۔ اُس نے یسوع مسیح کی خوشخبری سُنی اور مسیحی صداقت کا قائل ہوگیا۔ اُس کے والدین غیر قوم تھے۔ اور جب اُنہوں نے یہ سُنا تو وہ اس کو موت اور ایذا رسانی سے بچانے کے لئے کوشش کرنے لگے۔ اس لئے اُنہوں نے اس کے لئے ان خیالوں سے باز رکھنے کے لئے سپاہی کے کام کی طرف لگا دیا۔ اور سپاہی ہو کر وہ فرانس میں فوج میں خدمت کرتا تھا۔ لیکن وہ دل سے مسیح کی خدمت کرنا چاہتا تھا۔ اور دل سے چاہتا تھا کہ بالغ ہو کر زاہدانہ زندگی بسر کرے۔ پر اس کے والدین اس سے باز رکھتے تھے۔ لیکن وہ دربردہ مسیحی تھا۔ اور اپنی فوجی خدمت میں لگا ہوا تھا۔

ایک روز شہر پناہ کے اوپر اپنی ڈیوٹی پر پہرہ دے رہا تھا۔ اور سخت سردی کا موسم تھا اور وہ اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا۔ اُس کے ساتھیوں نے آگ تاپنے کے لئے کوئلے سلگائے ہوئے تھے اور وہ اپنے آپ کو گرم کر رہے تھے۔ اس وقت ایک ضعیف آدمی کہیں سے آگیا۔ اور اُس نے بھی آگ سینکنا چاہا لیکن ساتھیوں نے اُس کو ہٹا دیا۔ اور جب وہ نہ ٹلا تھا تو اُسکو مار کر ہٹا دیا مارٹن یہ دیکھ رہا تھا اور جب وہ غریب ضعیف آدمی سردی سے ٹھٹھرا ہوا ایک طرف کو ایک دیوار کے پاس کھڑا تھا۔ مارٹن نے اپنی برانڈی جو وہ پہرے پر پہنے ہوئے کھڑا تھا اپنی تلوار سے آدھی کاٹی اور اس ضعیف آدمی کو اُڑھا دی اور آدھی اپنے اوپر لے کر پہرہ دیتا رہا۔ اس کے بعد اگلی رات مارٹن نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ اُس نے دیکھا کہ آسمان پر ایک جلالی جگہ میں خداوند یسوع فرشتوں کے درمیان بیٹھا ہے۔ لیکن اس کے ایک کندھے پر وہ فوجی برانڈی کا آدھا ٹکڑا پہنا ہوا ہے اور جب مارٹن اس کو دیکھ رہا تھا تو ایک آواز اُس نے سُنی جو کہہ رہی تھی دیکھو ایک برانڈی کا ٹکڑا جو مارٹن نے مجھے دیا تھا جو ابھی تلاشی ہے۔ مارٹن پھر فوج میں نہ ٹھہرا بلکہ مسیحی ہو کر خادم بنا اور بشپ ہوگیا۔ اور سینٹ مارٹن کہلایا۔

ترجمہ از چارگس

مراسلات

صلیب کا بہادر

ہرسٹ (ہاتھ پکڑ کر) انہیں گرانڈ بچپن کی محبت کا اثر ہے۔ میرے اور تیرے درمیان دودھ کا دریا بہتا ہے۔ میں تیرے کسی سوال پر اغماض سے عبور نہیں کرونگا۔ میرا مطلب کچھ اور ہے۔

گرانڈ۔ کیا مطلب۔

ہرسٹ۔ البوس کی دختر سیپارا جس کا نام سائیفیرا ہے۔ اُس خانقاہ میں بچہ سہیلیوں کے وہ اپنی عشرت کی نذر چڑھانے آیا کرتی ہے۔ جس سے ہماری خانقاہ کی معقول آمدنی ہے۔ ورنہ میری وادی جو پہلے ایک اچھی آمدنی کا وسیلہ تھی۔ سوروں کے غول سے برباد ہو چکی ہے۔ میں ڈرتا ہوں گرانڈ جیسے خوبصورت جوانمرد کے وہاں جانے سے جو راہبانہ خیال کا ایک مضبوط آدمی ہے خانقاہ کو ضرر نہ پہونچے۔

گرانڈ۔ تو کیا اب آپ محبت کے اثر کو روپیہ کے عوض بیچ رہے ہو۔ ہرسٹ بھائی کا دل نہ توڑو۔ اُس کی مغلظہ برآری سے منہ مت موڑو۔

ہرسٹ۔ تو کیا میں اتنی بڑی آمدنی پر خاک ڈال دوں۔

گرانڈ۔ ہرگز نہیں محبت پر خاک ڈالدو۔ دوستی کے رشتے کو توڑدو۔ سائیفیرا کی آمدنی کے ساتھ اپنی آئندہ زندگی کا سلسلہ جوڑدو۔ اب گرانڈ کیا اور اس کی حقیقت کیا۔

ہرسٹ۔ گرانڈ ان باتوں سے تم میرے دل پر بجلی گرا رہے ہو۔

گرانڈ۔ نہیں ہرسٹ۔ بلکہ تم میری آنکھوں سے آنسوؤں کا مینہ برسا رہے ہو۔

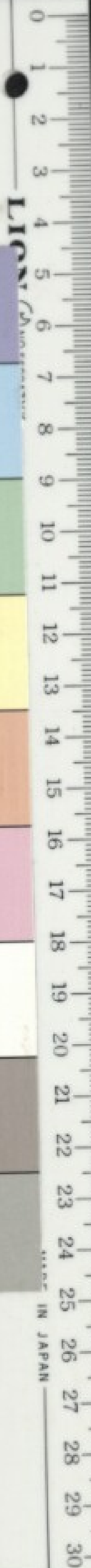
ہرسٹ نے گرانڈ کی باتوں سے مجبور ہو کر پروانہ راہداری لکھا اور ایک پروانہ مہنت بیمبرٹو کے نام کا لکھ کر ان دونوں پر اپنی مہر لگائی۔ اور گرانڈ کے حوالے کیا۔ اور یہ کہہ کر رخصت ہوا کہ اگر اور کسی مدد کی ضرورت ہو تو میں بخوشی حاضر ہوں۔ مگر اسبات کا خیال رکھنا کہ خانقاہ میں چند گھنٹوں سے زیادہ مت ٹھہرنا۔ تم مہنت سے ملاقات کر کے اپنے اصلی مقصد پر روانہ ہو جانا۔ جسے میں نے بھانپ لیا ہے۔

گرانڈ۔ آپ نے میرا مقصد معلوم کر لیا؟

ہرسٹ۔ ہاں البوس کی خانقاہ تک پہونچنے کی تدبیر ہے۔

گرانڈ۔ مگر کیوں؟

باقی آئندہ



تقریظ

کاشف الاسرار قیامت

تصنیف وتالیف پادری ٹامس ہاول صاحب بشیر لاہور

یہ ایک پچاس صفحہ کا رسالہ ہے۔ جسکو پادری ہاول صاحب نے حال ہی میں لکھا ہے۔ جس پر تقریظ کے طور پر میں اپنے چند خیالات کا اظہار کرتا ہوں۔

نمبر ۱۔ کتاب کا نام کتاب کی حیثیت سے بڑا معلوم ہوتا ہے گویا ڈاڑہی سے مونچھیں بڑی ہیں۔ زمانہ کی رفتار کے مطابق تو ٹھیک ہو۔ آجکل ڈاڑہی کی کون پوچھتا ہے۔ مونچھوں کی پوچھ ہے۔ جتنی لمبی مونچھیں ہوویں اتنا ہی بڑا جنٹلمین ہوتا ہو۔ اگرچہ خود مصنف صاحب مشتبہ اور اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔ اگر اس کا نام صرف قیامت ہوتا۔ تو کم کیا ناظرین کے واسطے قیامت سے کم نہ ہوتا۔ خواہ مخواہ ایک دفعہ تو ضرور ہی اپنا پرایا اس کو دیکھتا۔ اور دیکھنے کی خواہش کرتا۔ یوں کتاب ہاتھوں ہاتھ جاتی اور جو مدعا مصنف کا ہے وہ جلدی اور بآسانی پورا ہوتا۔ مضمون کو ایک نظر دیکھتے ہی کتاب کی قدر ہوتی۔ اور منکران قیامت کے واسطے ضرور قیامت کا حکم دیتی۔ کام تو اب بھی اس کا یہی ہے۔ مگر کم سوچ ناظرین خیال کریگا۔ کہ واہ واہ پادری لوگ بھی عجیب ہیں۔ قیامت سے پہلے ہی قیامت کے کاشف الاسرار بن بیٹھے۔ ابھی حشر نشر ہوا نہیں اونکو کشف ہوگیا البتہ پڑھنے سے حقیقت معلوم ہوگی۔

نمبر ۲ بعث ونشر کا امکان ہے یا نہیں۔ پڑھنے سے فوراً امکان معلوم ہوگا۔ جو شخص خدا اور انبیا کا قایل ہے۔ جو کہہ سکتا ہے۔ آمنت باللہ وملائکتہ ورسلہ۔ وہ قایل ہوجائیگا۔ مصنف نے پہلی فصل میں اس کا امکان ثابت کیا ہے۔

نمبر ۳۔ پھر آپ نے ثابت کیا ہے کہ خدا کے ماننے والے تمام مذاہب خدا کے قایل ہیں۔ حتی کہ تناسخ بھی گویا قیامت کا ثبوت ہے۔ یہ بھی ایک دلچسپ بیان ہو۔ نمبر ۴ پھر لائق مصنف نے عقلی دلایل سے ثابت کیا ہے۔ قیامت کا ہونا لازمی ہے اسمیں چھ عقلی دلیلیں دیکر اپنے مدعا کو ثابت کیا ہو اور اسکے ساتھ نیچر سے روزمرہ کے تجربہ سے مثالیں بھی دی ہیں فصیل لکھے اور تقابل غور ہو نمبر ۵ معجزات سے قیامت کا ہونا ثابت کیا ہے۔ اس کے متعلق توریت انجیل اور قرآن کی آیات سے حوالے دیکر اپنا مدعا ظاہر و ثابت کیا ہو۔

نمبر ۶۔ ایک مسلم مبین اور زندہ ثبوت قیامت کا خداوند یسوع مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے سے دیا ہے۔ جو گویا تواریخی ثبوت ہے۔ جس سے کوئی صاحب ہوش انکار نہیں کرسکتا۔ اس امر کے ثبوت میں انجیل اور قرآن دونوں کو شہادت میں پیش کیا ہے اور خاصکر قرآن سے اسبات کو ثابت کیا ہو کہ انجیل کے مصنف خدا کے سچے گواہ ہیں۔ ایسے صادق گواہوں کی شہادت پر شک کرنا گویا قرآن کو درجہ اعتبار سے گرانا ہے۔

نمبر ۷۔ پھر فاضل مصنف نے خداوند المسیح کی موت اور جی اُٹھنے کی نسبت کتب سماوی و قرآن کے اتفاق سے قیامت کا ثبوت دیا ہے۔ بہت خوب بیان کیا ہے۔ قابل صاد اور لایق داد ہے۔ اس بیان کے متعلق سرسید مرحوم کی تفسیر کا بھی کسیقدر بیان کیا ہے

نمبر ۸۔ اس کے بعد آیت قرآنی انا قتلنا المسیح کی تشریح وتفہیم وکتب سماوی سے مطابقت ثابت کی ہو۔ اس میں سرسید کی تفسیر اور مولوی محمد حسین صاحب امروہی کی تشریح آیت مذکورہ کا بیان کرکے ثابت کیا ہے کہ یسوع مسیح کی قیامت کے کسی نہ کسی طرح مخالف بھی قایل ہیں۔ اگرچہ وہ اپنی تشریح انجیل کے طور پر نہیں کرتے۔ اسی کے متعلق مولوی چراغ الدین جمونی کی کتاب منارۃ المسیح سے چند فقرات نقل کئے ہیں جس سے رفع الی السما المسیح ثابت ہے۔ یہ بیان قریب ۲ صفحہ کے ختم ہوا ہے۔

نمبر ۹۔ خداوند المسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھکر آسمان پر جانے اور علم قیامت ہونے کے بیان میں انجیل اور قرآن کو مطابق ثابت کیا ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ اگر المسیح کی قیامت نہیں ہوئی تو قرآن کی اس شہادت کے کیا معنے ہیں کہ المسیح قیامت کا ثبوت ہے۔

نمبر ۱۰۔ آگے چلکر پیارے مصنف نے خداوند المسیح کے آسمانی تخت پر بیٹھنے۔ آسمان سے واپس آنے دجال وغیرہ پر فتح پانے مردوں کو جلانے و آخری عدالت کرنے کے بیان سے قیامت کا ہونا ثابت کیا ہے۔ یہ بیان ۱۲ صفحہ میں ختم کیا ہے۔ اسی بیان پر کتاب کا خاتمہ ہے۔ اس میں بھی انجیل کے علاوہ قرآنی آیات۔ احادیث محمدیہ۔ انجیل وصحف انبیا سے اپنا دعویٰ بدلایل قاطع وبراہین ساطع ثابت کیا ہے۔ اسی ضمن میں قادیانی کی بطالت کو بھی ظاہر کیا ہے۔

ہم پادری صاحب کی ہمت محنت کی داد دیتے ہیں اور ان کی اس تصنیف کی جی سے قدر کرتے ہیں۔ عموماً مسیحی مبشرین کے واسطے ایک مفید بیان ہے۔ اور اہل اسلام کے واسطے خصوصاً قابل غور حقایق القیامت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ اہل اسلام اگرچہ قیامت کے قایل ہیں۔ مگر کوئی ثبوت پیش نہیں کرسکتے۔ صرف ایمان سے مانتے ہیں کہ بعث ونشر یعنے قیامت مردگان ہوگی۔ اس کتاب نے کئی عقدے حل کردیئے اور کہ قیامت ضرور ہوگی۔ دیگر کہ یہ اندھا ایمان نہیں ہے۔ بلکہ ثبوت موجود ہے۔ جو عقلی اور نقلی نیچرل ہو یہ عمدہ خوشخط رسالہ ۲ قیمت پر مصنف صاحب سے مل سکتا ہی

راقم ...

آریہ سماج کی تعلیم کا فخر آریہ سماج کو اور دلی صفائی

۹ مارچ کے آریہ گزٹ کے صفحہ سات پر لالہ لاجپت رائے کے اس صفحہ کے مضمون میں سے خلاصہ کے طور پر آریہ سماج کی تعلیم پر ریویو کیا گیا ہے کہ "۱۸۷۷ء سے اس صوبے میں ایک ہندو سوسائٹی کام کرتی ہے جس کا مشن ویدوں کی توحید پھیلانا ہے۔"

ویدوں میں توحید کا ہونا خواب دیکھنا ہے۔ ہاں جب سے اس ملک میں ایک سچے خدا کو چھوڑ دوسرا نہ ماننا کی آواز گونجنے لگی ہے۔ تب سے نیچر پرستی والے ویدوں کی تعلیم کا نام سونام والا ایشور رکھ لیا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا مسیحی واعظوں کو ویدوں کی کونسی خوبیوں کو مد نظر رکھ کر ترکی بہ ترکی جواب دیا گیا ہے خدا پرستوں کی دل آزاری اور دلشکنی کا نام ترکی بہ ترکی ہے تو معاف کیجئے۔ اس ترکی بہ ترکی کی کوئی دلیل بھی ہونی چاہئے۔ آریہ سماج نے اپنے گھر سے مسیحیوں کے آگے ابھی تک ایک فقرہ بھی پیش نہیں کیا۔ ابھی تو مسیحیوں کے ہندی تہذیبی مدرسے میں خود تعلیم پائی ہے اور پا رہا ہے۔ ادھر ترکی بہ ترکی سنانے کا ڈراپ سین بھی ختم کر ڈالا۔

چونکہ مباحثہ مناظرات میں آریہ سماج کے اصحاب لیڈنگ حصہ لیتے ہیں۔ اسی لئے آریہ سماج کو لوگ پولیٹکل جماعت کہتے ہیں۔ اور آریہ سماج کی مذہبی ٹریننگ اُن کو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ کل مذاہب میں مذہبی لیڈر پولیٹکل امور سے کچھ واسطہ نہیں رکھتے۔ یہ صرف آریہ سماج ہی ہے جس کی زندگی پولیٹکل امور پر مبنی ہے۔ اگر آریہ سماج پولیٹکل کام چھوڑ دے تو آج ہی اس کا مذہبی خاتمہ ہو جائے۔ یہ پولیٹکل باتیں ہی ہیں جن سے آریہ سماج لوگوں کو پولیٹکل سبز باغ دکھانے کی اُمید دلاتا ہے۔ ورنہ آریہ سماج کی مذہبی حیثیت کسی سے پوشیدہ نہیں۔

اگر لالہ لاجپت رائے نے آریہ سماج میں کام کیا ہے تو اس میں سبھی لوگ ہر طرح سے خوش ہیں۔ کیونکہ انہوں نے آریہ سماج کی تعلیم کا اصل پہلو اپنے تجربات سے لوگوں کو عملی طور پر دکھا دیا ہے۔ کہ واقعی آریہ سماج کا اصل پہلو پولیٹکل ہے۔ جس میں آپ نے کام کیا اور ابھی تک اس کا دم مارے جا رہے ہیں۔

مسیحیوں کا طریقہ منادی سخت تو نہیں ہاں ہندو لوگوں کو مسیح کی تعلیم نے ڈانواں ڈول کر دیا ہے۔ اور رام و کرشن کے خون بہانے والے جوش کو ٹھنڈا کر دیا ہے یہی تو وجہ ہے۔ میدان میں آنے کی بجائے یعنی اُردو سے بھاگنے اور ست سنگ کرنے کی تجویز رائج کی ہے۔

قدیم ہندو ازم کی منادی کا کام تجربہ کار ہاتھوں میں ہونا بیان کرنا مسیحی سپاہیوں کے سامنے جو سب قسم کی قواعد کے ماہر ہوتے ہیں۔ کیا مقابلہ ہے۔ فراخ دلی اور فراخ حوصلگی مسیح سپاہیوں کو زیب دیتی ہے۔ قدیم ہندوؤں کے خیالات ہی محدود تھے وہ منادی کر ہی کیا سکتے تھے۔ اُن کی ریاضت جو ہو کر جز ہونا انہی کا حصہ تھا۔

اگر پادری صاحبان کا ہندوؤں پر اُن کی کمزوریاں واضح کرنا حملہ کرنا ہے تو مہربانی کر کے ویدوں کی اعلیٰ روحانیت پیش کیجئے۔ پیارے بھائیو ویدوں میں کوئی اعلیٰ روحانیت نہیں۔ تنگ دروازے سے داخل ہونا اور اپنی صلیب اُٹھانا۔ اعلیٰ روحانیت ہے۔

تابعدار سوہن چند مسیحی از لاہور۔

"آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہو گے۔"

متی ۱۸ : ۳

فی زمانہ اگر مذہبی دنیا پر غور کی نظر ڈالکر دیکھا جائے تو اس نقطۂ نگاہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک دھرم کے اصول کی یہی مراد ہے کہ وہ اس آسمانی بادشاہت میں داخل ہو۔ جہاں ہمیشہ کا آرام اور چین ہے۔ یہ خواہش تو بیشک بہت اچھی ہے۔ مگر اس طریق کو لے لینے میں جو غلطیاں قومیں کر رہی ہیں۔ وہ بالکل درست نہیں ہیں۔ ایک سچا اصول جس کے اختیار کرنے سے انسان اس آسمانی بادشاہت میں داخل ہو سکتا متی ۱۸ : ۳ میں مرقوم ہے۔ اور یہ اصول خداوند مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتلایا کہ اگر تم لوگ توبہ نہ کرو اور چھوٹے لڑکوں کی مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہو گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے شاگرد بہشت کے جانے کی بڑی خواہش رکھتے تھے کہ آسمان کی بادشاہت میں کون بڑا ہوگا۔ اور اُن کا یہ خیال ذاتی تھا۔ مگر مسیح جو دلوں اور گردوں کے جانچنے والا تھا۔ اس خیال کو سمجھ گیا۔ اور کہا کہ پہلے انسان اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور خدا کی طرف رجوع ہو سب سے پہلی بات یہی ہے۔ دوم بچے کی مانند بنے۔ جیسا کہ بچہ ایک سادہ لوح ہوتا ہے۔ وہ فخر کرنا یا گناہ کرنا یا دل میں کدورت اور کینہ رکھنا نہیں جانتا۔ اسی طرح جب تک انسان ان بدیوں سے خالی نہیں ہوتا وہ آسمان کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا یہ اصول بالکل سادہ ہے۔ اور اس میں کوئی ایسی پیچیدگی نہیں جو سمجھ میں نہ آئے۔ پس جو کوئی اس اصول پر کاربند ہوگا۔ وہی آسمان کی بادشاہت میں جب



میں ہمیشہ سچا اتحد ہے۔ داخل ہوگا۔ ہم اپنے دل کے اندر اپنی نظر کو ڈال کر دیکھیں کہ کیا ہم نے گناہوں سے توبہ کرلی ہے اور کیا ہم چھوٹے بچے کی مانند ہیں؟ اگر نہیں ہیں تو بھائیو اس اصول پر کاربند ہونے کی کوشش کرو ورنہ تم آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہوگے۔

تائب لودیانوی۔

حضرت طاعون سے دوبدو اور دوچار ہونا۔

واقعی آپ حضرت ہی نظر آتے ہیں۔ عالم کو انگلیوں پر نچا رکھا ہے۔ دنیا کو ہاتھوں پہ اٹھا رکھا ہے۔ لیتے اپنا ستم ڈھا رکھا ہے۔

سوال - کیوں مسٹر طاعون یہ ستم اور ظلم ہمیہ۔ ہماری کون سی خطا تھی جس کا یہ بخار ہمیہ نکل رہا ہے وہ کون سا قصور تھا جس کا جواب ہمیں مل رہا ہے؟

جواب - میرا کوئی ظلم نہیں۔ میرا کوئی ستم نہیں صرف یہ تمھاری دیدہ دانستہ غلطی ہے۔ جو تم روز بروز کرتے ہو اور یاد نہیں کرتے۔ خدا غیور و غفور ہے۔ پر انصاف بھی پورا کرتا ہے۔

سوال - وہ ہماری غلطی اور قصور کون سے ہیں جو ہمیں یاد نہیں آتے

جواب - ارے آٹو کے پٹھے دن بدن خدا کی حکم عدولی اور نافرمانبرداری جھوٹ اور زناکاری۔ دغا۔ فریب۔ چوری چکاری۔ بت پرستی لالچ۔ کوئی یہ کم قصور ہیں جو کہ یاد نہیں آتے ہیں

سوال - ہاں تو کیا آپ اپنا تسلط ضرور جمائیگا۔ بھلا یہ تو بتایئے آپ کا آنا کہاں سے ہوا۔

جواب - میرا آنا ہندوستان میں بمبئی سے شروع ہوا۔ اور کئی سال ہوئے کہ میں چوہوں کی گاڑی پر سوار ہو کے پنجاب تک سیر گشتی کے لئے آیا۔ وہاں کی جگہ میرے لئے پسند آئی تو یہی مناسب سمجھا گیا کہ یہاں اپنا ہیڈ کوارٹر کریں۔

سوال - یہ آپ کا تو کوارٹر اچھا ہوا۔ ہمارا دم خشک ہوا جا رہا ہے اور آپ کو باتیں بنانا آ رہا ہے۔

جواب - جب تک تم اپنی سرکشی اور بغاوت اور مذہبی بالا گناہوں کو چھوڑ کر سچے دل سے تائب نہ ہوگے تب تک میرا کیمپ لاہور ہی میں رہیگا۔

سوال - اچھا آپ یہ تو بتایئے کہ آپ کا ہیڈ کلارک کون ہوگا۔

جواب - حضرت پسو اور منیجر حضرت موش صاحب

سوال - آپ کا کام آجکل کیسا چلتا ہے۔

جواب - میرا کام روز بروز ترقی پر ہے اور انشاءاللہ کچھ سالوں کے بعد پنجاب کو سر کرونگا۔ اپنے ہیڈ کوارٹر لاہور دو ڈھائی سو روز غنیم کسی نہ کسی صورت اگر غلطی پر نہ ہوں تو مار لیتا ہوں اور کل پنجاب میں چھ سات ہزار۔ اور موجودہ مردم شماری سے آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ دو تین کروڑ غنیم میں نے پچھلے سال سے زیادہ مارے ہیں۔ خیر۔

سوال - اب تو آپ جانے دیویں۔ اب ہم سچے دل سے بندگی و نماز پڑھیں گے۔ اور اس کے حکم تو جس نے قضائے مبرم۔ اور مرگ مفاجات کا استعارہ اور اس کا شل سمجھا ہوا مانینگے۔

جواب - اچھا اگر تم اس کے کلموں کو سچے دل سے مانوگے تو ضرور وہ تمھیں نجات ابدی اور خلاصی دوام دے گا۔

سوال - تیرا آنا واقعی ہماری عبرت اور نصیحت کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ معمولی بخار تو کوئین کمسچر سے چلا جاتا ہے پر تیرے کاٹے کا درماں بہت ہی مشکل ہے۔ بایں کہتے کہ جز نہ منتر۔

جواب - اچھا خدا سے دعا مانگو میرا بوریہ بستر بھی اس جہان سے اٹھ جاوے۔ حاصل کلام ہم خدا سے دعا مانگیں۔ اور چاہے وہ اب بلاوے چاہے کل ہر وقت طیار رہ کر اس کے حکم کو مانینگے اور قیامت کے دن حساب دینے سے نہ ڈرینگے بلکہ خوشی خوشی حساب دیکر تاج فردوسی اور تخت بہشتی کو پاوینگے فقط

این پی - پروانہ از لودیانہ

ریویو
سراج دانش

کتاب سراج دانش مولفہ ڈاکٹر فرینکلن انچارج ڈسپنسری ڈنگہ ضلع گجرات میری نظروں سے گذری اس قسم کی کتب کی ضرورت بہت کچھ محسوس ہو رہی ہے اور کہہ سکتے ہیں کہ اس ضرورت کا بہت سا حصہ اس کتاب نے پورا کر دیا ہے عقل و منطق پند و نصایح کا گویا جامع ہے۔ یہ کتاب خصوصاً پرائمری کلاس کے طلبا کے لئے نہایت مفید ہے کیا خوب ہو اگر یہ کتاب پرائمری کلاس کے لئے بطور ٹیکسٹ بک رائج کی جائے۔ کیونکہ جوانی میں نیک چلنی کا انحصار اس ایک بات پر ہے کہ لڑکوں کو اخلاق کی ایسے طور پر تربیت دیجائے کہ بڑے ہو کر برائی بلکہ برائی کی صورت سے پرہیز کرنے کے عادی ہو جائیں۔ اور یہ مطالب ہی پورا ہو سکتا ہے جبکہ ایسی ایسی کتابیں ان کے ہاتھوں میں اس وقت دی جائیں جب ہنوز ان کے خیالات نے کوئی مستقل صورت اختیار نہ کی ہو جس طریق سے اس کتاب کو ترتیب دی ہے۔ وہ بہت عمدہ ہے یعنی ہر ایک حکایت کے اخیر میں پند آمیز شعر دیئے ہیں۔ جس سے نتیجہ

فوراً ذہن نشین ہوجاتا ہے۔ یہ کتاب دو حصوں میں چھپی ہے۔ اور کل ۱۵۸ صفحہ کی ہے قیمت البتہ بہ خیال حجم کتاب زیادہ ہے۔

فقط این بیلی۔

ہوشیار اور بیدار رہو

"تم ہوشیار اور بیدار رہو کیونکہ تمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیر ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے۔" ۱ پطرس ۵: ۸

جب انسان کو سب طرف سے چین ہوتا ہے۔ اُس وقت غفلت اور آرام کی زندگی کی طرف اس کا میلان بہت ہوجاتا ہے۔ جب کسی روح کو خوفناک تاریکی اور ناامیدی سے نجات حاصل ہوتی ہے اور دل کو خدا کی محبت اور خوشی مل چکی ہے۔ تو اُس وقت آزمائش کا بڑا موقعہ ہے۔ کہ ہم لاپرواہ ہوجائیں اور اس بات کو بالکل بھول جائیں کہ ہمارا ایک دشمن موجود ہے جو خدا کے لوگوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے دن رات کوشش کرتا ہے۔

کیا آپ نے کبھی اس بات پر سوچا ہے۔ کہ ابلیس ہرگز آرام نہیں کرتا۔ وہ دن رات اپنی بُری تدبیروں میں مشغول رہتا ہے۔ اس نے اس ابدی خوشی کو ہمیشہ کے لئے کھو دیا جس کے بھی امیدوار ہیں اس کا حصہ صرف آگ اور گندھک کی جھیل ہے۔ جہاں وہ رات دن ابد الآباد عذاب میں رہیگا پس وہ اسی فکر میں رہتا ہے۔ کہ کس طرح تمام بنی آدم کو بہشت کی خوشی سے محروم کرکے آگ اور گندھک کی جھیل میں اپنے ساتھی بنائے تو کیا یہ تعجب کی بات ہے کہ ابلیس کی تمام کوششیں مسیحیوں کے برخلاف بہ نسبت اور قوموں کے زیادہ نشانہ باندھے ہوئے ہیں؟ یہ کیوں ایسا ہے؟ اس لئے کہ مسیحی اس دنیا کے نہیں ہیں۔ اور نہ وہ اس دنیا کی کوئی چیز اپنے میں رکھتے ہیں۔ اس لئے شیطان کی کوشش۔ اس کے لوگوں کے مخالف ہمیشہ نشانہ لگے رہتی ہے۔ پولوس رسول ہمارے لئے اس بات میں ایک عمدہ نمونہ ہے۔ اس نے سخت سے سخت مصیبتیں جھیلیں اور چوں نہیں کی۔ کیا انسانی طاقت سے ان سب پر اُس نے فتح پائی نہیں۔ بلکہ الٰہی قوت نے اس کا ساتھ دیا۔

کاش کہ ہم پولوس کی طرح کہہ سکیں "میں اچھی لڑائی لڑ چکا۔ میں نے دوڑ کو ختم کیا۔ میں نے ایمان کو محفوظ رکھا۔"

"پس اوروں کی طرح سو نہ رہیں بلکہ جاگتے اور ہوشیار رہیں۔" اور پھر ہم جو دن کے ہیں ایمان اور محبت کا بکتر لگا کر اور نجات کی اُمید کا خود پہن کر ہوشیار رہیں۔

الراقم این۔ بیلی لاہور۔

قبروں سے باتیں کرنا اور زندوں کو دفنانا

یہ کیا اچھا مقولہ ہے "اپنی دیوار گرانی منظور ہے پر ہمسائے کی چھپر نی نہ بننے پاوے۔" یہ ٹھیک حال ہمارے آریہ ہندو صاحبان کا ہے۔ اردو جو کہ زندہ زبان ہے اور تقریباً تمام ہندوستان میں لکھی پڑھی جارہی ہے خیالات کا تبادلہ بڑی خوبی سے ہو رہا ہے۔ اور زیادہ تر ہندو صاحبان کی اخباریں اُردو کے ذریعہ ان حاصل کر رہی ہیں۔ اُردو ہی ہے جو بغیر کسی حرکت کے پڑھا جاسکتا ہے۔ اور زود نویسی میں آسکتا ہے۔ ہندی بغیر حرکت کے مطلب کو گم ہی نہیں کرتی بلکہ پڑھنا بھی محال اور ناممکن ہو۔ اور زود نویسی میں آنا مشکل ہے۔ آریہ صاحبان کو اردو کو تباہ کرنے اور ہندی کو زندہ کرنے کی خواہ مخواہ فکر لگ رہی ہے کیسی اُلٹی گنگا بہانا ہے۔

ایک طالب علم نے مجھ سے پوچھا میں سنسکرت لوں یا فارسی۔ میں نے جواب دیا عزیز! سکول کے بعد کس کام میں مصروف ہونا پسند کرتے ہو۔ اُس نے کہا میں محکمہ عدالت پسند کرتا ہوں۔ میں نے کہا پھر سنسکرت تیرے کس کام آئے گی جبکہ عدالت میں اُردو مروج ہے۔ اس نے فوراً اس دھرم قائم ہونے کے ڈھکوسلے کو ترک کیا اور فارسی کو لینا قبول کیا۔

آریہ صاحبان کے اُردو کے پیچھے پڑنے کی وجہ

زیادہ تر یہ ہے کہ جب سے باغیانہ مجالس کا قانون وضع ہوا ہے۔ ان لوگوں نے ست سنگ کرنے کی ایجاد کی ہے اور چونکہ خفیہ پولیس اور رپورٹر مسلمان ہیں۔ اور مسلمان اس مردہ دیوبانی سے ناآشنا ہوتے ہیں ساتھ حرفی ہندی بھاشا کے سیکھنے میں تضیع اوقات سمجھتے ہیں یہ سماجی صاحبان نے موقعہ مناسب جانکر ہندی میں خط و کتابت شروع کردی ہے۔ اور ست سنگ کی ترغیب دے رہے ہیں کہ کوئی نہ جانے ہم کیا کرتے ہیں۔ ورنہ دھرم کی سچائی جیسی کچھ ہے وہ سب جانتے ہیں۔

اردو کے ذریعہ جتنا فائدہ ہندوؤں کو ہے مسلمانوں کو اس کے پاسنگ بھی نہیں ہے۔ بھلا وہ دھرم ہی کیا ہے جو ایک زبان پڑھنے سے بگڑتا ہے اور ایک زبان پڑھنے سے قایم ہوتا ہے۔ ان پشتینی مریضوں کو کون سمجھائے جو خدا تعالیٰ بولنے سے مسلمان ٹھہرنے



ہیں اور پرانا ہو جانے سے نہ سمجھے جاتے ہیں۔ مثل کیا صادق آتی ہے رسی جل گئی پر بل نہ گیا۔ علم کی روشنی میں جبکہ معمولی معمولی باتوں میں یہ سب لوگ دشمنیاں بڑھا رہے ہیں اور ہندو مسلمان سب کے لئے مضر نہیں بلکہ فایدہ مند ہے۔ اُردو کے ذریعہ ہی ہندوستان میں مذاہب کے جھوٹ سچ کے فیصلے ہو رہے ہیں بحث مباحثہ کے لئے میدان وسیع ہوا ہوا ہے۔ زندوں کو دفنانا اور قبروں سے باتیں کرنا داناؤں کا شیوہ نہیں اُردو جیتی جاگتی کروڑ زبان والی دیوی ہے اس سے منہ موڑنا سچائی سے منہ موڑنا ہے۔ اُردو کو چھوڑنا مذہبی کمزوری کی بھاری دلیل ہے۔

مولچند مسیحی از لاہور

مسیحی دوسرا سالانہ جلسہ لودیانہ

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

وسیلہ۔ دینے والا وہ رازق اور پروردگار ہر دو عالم ہے۔ جو ہماری ضروریات اور احتیاجات سے بڑھکر دیتا وہ ہمیں کھلاتا پلاتا۔ وہی ہم کو روحانی زندگی یعنے نئی طبیعت کی زندگی روح پاک کے ذریعے عطا کرتا ہے۔ روح پاک وہ تسلی کل ہے جو کہ غم میں رنج میں دکھ میں مصیبت میں ہر وقت ہمارا مونس و غمگسار ہے۔

نتیجہ اس ایمان سے ہوتا ہے۔ ہاں اُس ایمان سے جوکہ حضرت ابراہیم نے خدا پر رکھکر تم کو دکھلایا اور آپ ابوالمومنین کہلایا۔ ہاں وہ ایمان جس سے حضرت یوسف بن یعقوب جسکو ہر طرح کی تکالیف مثلاً اپنے بھائیوں سے بیس روپیہ بیچا جانا مصر فوطیفار کے گھر آنا پھر جیل کا راستہ اسکو دکھایا جانا غرضیکہ ہر مشکلات میں پڑکر اور آزمائشوں کی لہروں میں پھنس کر آخر کار فرعون بادشاہ کی نظروں کا تارا پیارا۔ دلدارا۔ چنہ لن ہار ابن جانا۔ ہاں وہ ایمان جس کے سبب سے حضرت داؤد دشت نوردی اور جنگلوں کی خاک چھانتا پھرا پھر وعا۔ ہاں یہ وہ وسیلہ ہے جو کہ ہمارے اور خدا کے درمیان نزدیکی کا ذریعہ ٹھہرتا۔ ہم اسی کے ذریعہ اپنا رونا خداوند کے سامنے روتے ہیں۔ اپنے دلوں کا اظہار اُسی کے سامنے کرتے ہیں اور اسی سے اپنی شخصی گفتگو کرتے ہیں۔ جب ایمان رکھکر ہم دعا میں مشغول ہوتے تو وہ ہم کو اس قائمیت کی روح تک پہونچاتا جس سے ہم اپنے آپ کو بالکل اس کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اور یہی ہماری نئی زندگی کا پہلا اظہار ہے۔ دیکھئے جب بچہ پیدا ہوتا ہی تو اُس کو خوراک کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ سو وہ اپنی معصومیت میں اپنی مادر مہربان کا دودھ پیتا ہے۔ اور بغیر دودھ کے اس کا کوئی ذریعہ پرورش نہیں۔ اب ہمارے واسطے وہ دودھ کونسا ہے۔ یہ دودھ پاک کلام کا ہے جو کہ ہمارے کل روحانی اعضا کو بڑھاتا ہے۔ اس کا پینا اُس کی تلاوت ہے اس کا مطالعہ ہے بقول داؤد نبی اس میں سرگرم رہنا ہے۔ اس میں مگن رہنا ہے۔

اب ہم نو پیدا بچوں کی خوراک میں پرہیز لازم ہے۔ وہ کن سے مثلاً بدخواہی یعنے کسی کا بُرا چاہنا کسی کی بھلائی کی صورت نہ دیکھنا اور نہ ہونے کی کوشش کرنا۔ ہر وقت اُس کے بُرے کے درپے رہنا اسی کا نام بدخواہی ہے۔ پھر ریاکاری یا عیاری۔ یہ ایک لاعلاج سی بیماری ہے۔ جس میں آدمی اپنی خودغرضی کو مدنظر رکھکر دنیا میں بہروپیے کی طرح عجیب عجیب سوانگ بھرتا ہے دوسرا یہ سمجھتا ہے کہ واقعی یہ ایسا ہی شخص ہے پر وہ سفیدی پھری ہوئی قبر کی طرح اندر سے گندگی اور گلی سڑی ہڈیاں نکلتا ہے۔

باقی آئندہ

شعر و سخن

عشق مسیح

قمر تخیل محبت میں کہیں روز جدا نکلے
مزا تو تب ہو جب تو وہاں ہمارا آشنا نکلے

ترے ناز و ادا کا راز مشتاقوں پہ کیا نکلے
کبھی تو منہ چھپا لے اور کبھی تو آشنا نکلے

جو دل ناپاک ہو اپنا تو کیا صدق و صفا نکلے
صفائے قلب حاصل ہو تو الفت بے ریا نکلے

زباں سے اپنی ہر دم جور اعدا پہ دعا نکلے
ستم پر آفریں نکلے جفا پر مرحبا نکلے

ہماری گمرہی کا بھی خدایا کیا ٹھکانا تھا
کبھی تھے بتکدے میں اور کبھی کعبے میں جا نکلو

ترے در تک فقط خوش قسمتی سے اب رسائی ہے
ترے نقش قدم دشت بلا میں رہنما نکلے

سیہ کاری رہی ہے اپنا شیوہ عمر بھر یارب
تمہارا فیصلہ دیکھیں ہمارے حق میں کیا نکلے

ازل سے آپ کی آرامگاہ تھا عالم بالا
تعجب ہے کہ اس دنیا میں تم کس طرح آ نکلے

جو یاں چھائی ہوئی تھی ظلمت عصیاں زمانے میں
یہ نقشہ تھا نجات عاصیاں کا راستہ نکلے۔

مئے عشق مسیحا زاہدا چکھ تو سہی تھوڑی
میں کہتا ہوں میرا ذمہ اگر یہ بدمزا نکلے۔

لطیف آؤ چلیں دربار فیضان مسیحا میں
یہ اغلب ہے اسی در سے تمہارا مدعا نکلے

راقم۔ ٹی۔ ایل

مضامین

ہمت

بگڑا ہوا ہے کام تو اُس کو سنوارنا۔
ڈوبا ہوا ہے نام تو اُس کو ابھارنا
پیچھے کوئی ہٹے تو نہ اُس کو پکارنا
تم آپ بڑھ کے دوستو میدان مارنا
ہمت نہ ہارنا کبھی ہمت نہ ہارنا

رستہ ہے زندگی کا کٹھن پر بڑھے چلو
مانا خطر ہے اس میں سنبھل کر بڑھے چلو
منزل نظر کے سامنے ہے گر بڑھے چلو
رحمت خدا کی تم پہ مقرر ہے بڑھے چلو
ہمت نہ ہارنا کبھی ہمت نہ ہارنا۔

بے شک رکاوٹیں بھی یہاں بے شمار ہیں۔
بے شبہ مشکلیں بھی جہاں میں ہزار ہیں
جھگڑے نہیں ہیں بڑھ کے جو مردان کار ہیں
مردان کار ہی کے لئے کاروبار ہیں
ہمت نہ ہارنا کبھی ہمت نہ ہارنا۔

مشکل ہے گر کام تو جی توڑ کر کرو
اونچا اگر ہے بام کمر باندھ کر چڑھو
رستہ اگر کٹھن ہے تو سیدھے چلے چلو
آساں ہر ایک بات ہے میری اگر سنو
ہمت نہ ہارنا کبھی ہمت نہ ہارنا۔

جھوٹوں کے پاس بھول کے جانا نہ تم کبھی۔
اے دوستو بہانے بنانا نہ تم کبھی۔
ہمت کے وقت منہ کو چھپانا نہ تم کبھی
محنت کے وقت جان چرانا نہ تم کبھی
ہمت نہ ہارنا کبھی ہمت نہ ہارنا

محنت میں اور کام میں باہم نباہ ہے۔
محنت سے کام کیجئے تو واہ واہ ہے
دنیا میں تم کو اگر طلب عز و جاہ ہے
میری صلاح عام گدا یا کہ شاہ ہو
ہمت نہ ہارنا کبھی ہمت نہ ہارنا

آئے ہو تم یہاں تو کرو تن دہی سے کام
اور کام وہ کہ جس سے ہو روشن تمہارا نام
اور نام وہ کہ لیں اُسے عزت سے خاص و عام
ممکن ہے سب سنو تو یہی مہر کا کلام
ہمت نہ ہارنا کبھی ہمت نہ ہارنا

پیر محمد چارک

انتخاب الاخبار

ایک مسلمان کی کرتوت: ۱۵ اپریل کو رات کے ۹ بجے ایک مسلمان کچھی بٹے میں گائیوں کو زہر دیتا ہوا پکڑا گیا۔ ایک ہاتھ میں سنکھیا اور دوسرے ہاتھ میں سبز ترکاری تھی۔ لباس ہندوؤں کا سا بنایا ہوا تھا۔ اتفاق سے ایک دو ہندوؤں نے جبکہ وہ سنکھیا ملا کر گائے کو دینے لگا تھا گرفتار کر لیا۔ لوگ اکٹھے ہو گئے۔ جب اُس سے پوچھا گیا کہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے۔ تب کہنے لگا سونا مگر لوگوں نے غور سے دیکھا تو سنکھیا پایا۔ ملزم حوالہ پولیس کیا گیا۔ امید ہے کہ عبرتناک سزا پائیگا۔ افسوس ہے کہ ایک طرف تو گئو رکشا کا خیال ہو رہا ہے۔ دوسری طرف ہمارے بعض مسلمان بھائی بجائے اس کے کہ وہ ہمارا ہاتھ بٹائیں اُلٹی تدبیریں کر کے ہماری دل آزاری کر رہے ہیں۔ حالانکہ گئو رکشا سے ہندو مسلمان دونوں کو فائدہ ہے۔ (ہندوستان)

بیوی اور بیٹے کا قتل: کراچی میں ایک شخص احمد حمید نے جو ریلوے ورکشاپ میں فٹر کا کام کرتا تھا۔ اپنی بیوی اور بچے کو قتل کر ڈالا۔ اور آپ بھی خودکشی پر آمادہ ہوا۔ جب پولیس نے خبر پاکر دروازہ توڑا اور اندر گئے تو معلوم ہوا کہ ماں بیٹا دونوں کلہاڑی سے قتل کئے گئے ہیں۔ اور حمید نے اپنے آپ کو بھی گہرا زخم لگایا ہے اُف کیسا سنگدلانہ جرم ہے۔ قاتل ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ (ر)

دیسی بیوپار منڈل کا سالانہ جلسہ۔ ۲ اپریل کو چار بجے شام کے دیسی بیوپار منڈل کا سالانہ جلسہ تجارت بلڈنگس میں منعقد ہوا تھا جس طرح صوبجات میں ہندوستانی سوداگروں نے تجارتی چیمبر انگریزی تاجروں کے چیمبر آف کامرس کی طرح بنا رکھی ہیں۔ اسی طرح لاہور میں یہ منڈل ایک سال سے قائم ہے اس جلسہ میں اول رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی اور اس کے بعد لالہ ہرکشن لال صاحب نے میر مجلس کا اڈریس پڑھا جس میں منڈل کے اغراض کی تشریح کی اور تجارت پیشہ اشخاص کے مقاصد کی تائید کی۔ جو بیوپاریوں کو ریلوے والوں سے پیش آتی ہیں پھر سال آئندہ کے لئے عہدہ داروں اور اگزیکٹو کمیٹی کا انتخاب ہوا اور شام کو قریباً ممبران منڈل نے ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھایا جس میں تین مسلمانوں اور تین پارسیوں کے سوا باقی سب ہندو صاحبان تھے آخر میں شرکا نے سات سو روپیہ کا چندہ جمع کیا۔ تاکہ سال گزشتہ کے منڈل کے اخراجات پورے کئے جاویں۔ اگر یہ منڈل فراخدلی و معاملہ فہمی سے کام کرتا رہے تو ہندوستانی تاجروں کو معقول فائدہ پہونچا سکتا ہے

(پرکاش)



مسلمانوں پیروں کے ہندو مرید۔

ہندو جس پہلو کی طرف جھکے اُس کی انتہا تک ہی پہونچکر رہے ہندوؤں نے چھوت چھات کے مسئلہ کو انتہا تک پہونچایا کہ چھوڑا کسی غیر کا یا اُن کا سایہ پڑا نہیں اور ہندو ناپاک ہوئے نہیں۔ کسی ہندو نے غلطی سے مسلمان کا پانی پیا نہیں اور وہ برادری سے خارج نہیں ہوا۔ برہمنوں کی کمال کی عزت ہونی چاہئے وہ کیسے ہی ہوں صرف پیدائش سے برہمن ہونا کافی ہو۔ پھر اس کے چلن اس کے دیوہار کی انہیں کچھ پرواہ نہیں وہ اس کے لئے جان تک قربان کرنے کو تیار ہیں۔ غرضیکہ وہ اپنے تمام اصولوں کی انتہا کو پہونچے ہوئے ہیں۔ اسی طرح دیوتاؤں کا نمبر بڑھانے میں بھی وہ انتہا کو پہونچے ہوئے ہیں۔ کسی کا ایک کسی کے دو تین۔ چار کسی کے چھ دس ہونگے۔ لیکن ہندوؤں کے ۳۳ کروڑ دیوتے ہیں اور اُس پر بھی لطف یہ ہے کہ ابھی اُن کو اُن پر صبر نہیں آتا وہ اپنے دیوتوں کے نمبر میں برابر اضافہ کئے جاتے ہیں ہم نے گزشتہ پرچہ میں لکھا تھا کہ ہندو نہ صرف ہندو دیوتوں کے قایل ہیں۔ بلکہ مسلمان اور دوسری قوموں کے پیروں کو بھی اپنا دیوتا تصور کر رکھا ہے۔ چنانچہ گگا ہے والے پیر کے نے ہندو مرید ہیں۔ بابا فرید۔ داتا گنج بخش۔ حسین مادہو شاہ اور سر آغا خاں کئی مسلمان پیروں کو ہندو مانتے ہیں۔ لیکن دیوتاؤں والے پہلو کی انتہا ابھی ختم نہیں ہوتی۔

پیسہ اخبار میں ایک سید صاحب کی طرف سے ایک خط شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ مقام چک منگلور ریاست میسور میں ایک درگاہ ہے جس کا نام ہے دسری گوروتا ترییہ بابا مبین سوامی تپیا) اس درگاہ کے گدی نشین ایک مسلمان پیر ہیں اس کے مرید ہندو و مسلمان ہیں۔ اور بڑی دور سے لوگ آکر کے چڑہاوا چڑہاتے ہیں سید مرتضیٰ گدی نشین درگاہ مذکور نے اخبار میں ایک سرٹیفکیٹ بھی شایع کردیا ہے۔ جو ریاست میسور کے کونسلر نے درگاہ کو دیکھ کر دیا ہے۔ کہ اس جگہ ہندو مسلمان ہر دو پرستش کرتے ہیں۔

پیسہ اخبار درگاہ کے علاوہ ایک دو ایسے مقامات کا ذکر کرتا ہے جیسے مالوہ میں ایک چبوترہ کا حال لکھتا ہے۔ جہاں ہندو جاتے ہیں۔ اسی طرح ریاست حیدرآباد اور ریاست کپورتھلہ میں ایسے ہی مقامات کا ذکر کرتا ہے۔

یہ حالات کیسے افسوسناک ہیں۔ ہندو ایک طرف تو اس قدر پرہیزگار کہ غیر کا سایہ پڑگیا تو کپڑے دھونے تک کی نوبت آتی ہے۔ اور دوسری طرف اس قدر آزادی کہ مسلمان پیروں اور قبروں تک کی پرستش روا رکھی ہے۔ (آریہ گزٹ)

عورتیں انگلستان سے کینیڈا کو۔

ایک ہندی اخبار مارواڑی لکھتا ہے کہ ملک کے زراعت پیشہ لوگوں کے لیے پانچ ہزار عورتیں اُن کے واسطے ضرورت ہے۔ اس قسم کا اشتہار گزشتہ ماہ فروری میں انگلستان میں شائع ہوا تھا۔ اور اسی غرض کے لئے کینیڈا سے ایک ایجنٹ بھی انگلینڈ آیا ہوا ہے۔ ولایت میں ایک خاص جلسہ اسی مدعا کے لئے کیا گیا۔ تاکہ نوجوان عورتوں کو اس جگہ بھیجنے کے لئے چنا جاوے جب ایسا جلسہ ہوا تو ہزاروں دوشیزہ نوجوان اور ادھیڑ اور دو سو عورتیں وہاں موجود تھیں۔ عورتوں کی اس قدر تعداد دیکھ کر کارانداز گھبرا گئے۔ اور آخرکار قرار دیا گیا کہ وہ ہی اس جگہ بھیجی جاویگی۔ جو نوجوان خوبصورت اور مضبوط ہونگی۔ جو زراعت کے کام کے لائق ہونگی۔ بہت سی عورتیں کینیڈا جانے کے لئے درخواستیں بھیجنے لگیں اور اب بہت جلد ایک جہاز عورتوں کا وہاں روانہ کیا جاوے گا۔ (ہر)

چار موسموں کی بہار

(۱) موسم بہار ۲۱ مارچ کو شروع ہوتا ہے جبکہ آفتاب برج حمل میں داخل ہوتا ہے

(۲) موسم گرما ۲۱ جون سے جب سب سے لمبے دن کو شروع ہوتا ہے جبکہ آفتاب برج سرطان میں داخل ہوتا

(۳) موسم خزاں ۲۱ ستمبر کو شروع ہوتا ہے۔ اُس وقت آفتاب برج میزان میں داخل ہوتا ہے۔

(۴) موسم سرما ۲۱ دسمبر سب سے چھوٹے دن کو شروع ہوتا ہے۔ اس وقت آفتاب برج جدی میں داخل ہوتا ہے۔ (م)

پنجاب میں تعلیم کی فیس

گورنمنٹ گزٹ کے تازہ نمبر میں تعلیم فیس کی ترمیم کا اعلان کیا گیا ہے جس کی رو سے آئندہ والدین طلباء کی آمدنی کے لحاظ سے فیس کے دو درجے ہونگے جن طلبا کے والدین کی آمدنی ڈیڑھ سو روپیہ سے کم ہے۔ وہ دوسرے درجے میں شمار ہونگے اور جن کے والدین اس سے زیادہ آمدنی رکھتے ہیں وہ اوّل درجے میں گنے جاوینگے۔ اور پرائمری کی جماعتوں میں ۸ ر ماہوار اضافہ ہوجائیگا۔ اور امدادی سکولوں میں سرکاری مدارس کی فیس سے تین چوتھائی رکھنا ضروری ہوگی۔ ایسے وقت میں جبکہ اشیاء خوردنی گراں ہو رہی ہیں۔ ضروریات زندگی بڑھتی جاتی ہیں تعلیم ایسی ضروری اور مفید چیز کا اسقدر گراں ہوجانا آئندہ نسلوں کی ترقی کا ممد نہیں ہوسکتا۔ اور تعلیم کے حامی اسے پسندگی سے نہیں دیکھ سکتے (راجپوت گزٹ)

ہمعصر افغان اخلاق محمدی کے عنوان میں ایک نوٹ درج کرتا ہے کہ میں مختصر طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی حالات پر کچھ لکھتا ہوں اُمید ہے۔ کہ ناظرین غور سے دیکھیں گے۔ آنحضرت اُمی تھے۔ لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے۔ اور بعثت نبوت کے عہد تک کسی عالم کی صحبت بھی آپ کو میسر نہ ہوئی تھی شہسواری نیزہ بازی۔ اسجع گوئی۔ قصیدہ خوانی وغیرہ اوصاف جو اس زمانہ کے مروجہ فنون تھے۔ نبی صاحب نے حاصل نہ کئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ خندہ رو ملنسار اکثر خاموش رہنے والے بکثرت یاد خدا کرنیوالے لغویات سے دور بیہودہ پن سے نفور بہترین رائے اور بہترین عقل والے تھے۔ آنحضرت مساکین سے محبت فرمایا کرتے تھے۔ غربا میں رہ کر خوش ہوتے۔ کسی فقیر کو تنگ دستی کی وجہ سے حقیر نہ سمجھا کرتے۔ اور کسی بادشاہ کو کسی بادشاہی کی وجہ سے بڑا نہ سمجھتے۔ پاس بیٹھنے والوں کی تالیف قلوب کرتے۔ اور جاہلوں کی حرکات پر صبر فرماتے۔ خالی زمین پر بیٹھ جاتے۔ اپنے جوتہ کو خود گانٹھ لیتے۔ اپنے کپڑے کو خود پیوند لگا لیتے۔ بکری دوہ لیتے۔ اونٹ کو باندہ لیتے۔ مویشی کو چارہ ڈالتے ہر خورد۔ بزرگ کو خود سلام کیا کرتے۔ غلام آقا حبشی ترکی سے یکساں محبت کرتے۔ کسی کو گالی نہ دیتے لعنت نہ کہتے۔ مصیبت و اذیت کے وقت نہایت صبر کیا کرتے۔ خلق خدا سے نہایت محبت و رحمت کا برتاؤ کیا کرتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ رو تھے مگر ہنسا نہ کرتے تھے۔ اندوہگیں رہا کرتے۔ مگر ترش رو نہ تھے۔ متواضع تھے۔ مگر سبکی نہ کرتے تھے باہیبت تھے مگر سخت نہ تھے۔ سخی تھے مگر مسرف نہ تھے جو کوئی شخص یکبارگی۔ اسکے آجاتا تو وہ رعب زدہ ہو جاتا اور جو کوئی پاس آ بیٹھتا وہ فدائی بنجاتا۔ افغان

نور افشاں۔ مگر یہ تمام اوصاف انکی نبوت ثابت نہیں کرتے۔ اڈیٹر

گلدستہ احباب

ٹرکی کے صوبہ البانیہ میں پھر بغاوت اور کشت وخون شروع ہو گیا ہے۔ مسلمانوں نے عیسائیوں کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا ہے۔

ضلع ناسک میں ایک ہندہ عورت امی نامی نے ایک ۹ ماہ کی ہندو لڑکی کو ذبح کر کے اُس کا جگر نکالکر کھایا اس لئے کہ اس کے بچے جیتے نہ رہتے تھے۔

کشتیونکی بازی۔ انگلستان میں حال ہی میں اکسفورڈ کیمبرج یونیورسٹی کے مابین کشتی رانی کا میچ ہوا جس میں اکسفورڈ یونیورسٹی جیت گئی

سفر یجیٹ۔ انگلستان کی وہ جوانمرد عورتیں جو آج اپنے کو سفریجٹ کے نام سے مشہور کرتی ہیں اپنے ارادوں میں ابھی تک ویسی ہی تلی ہوئی ہیں چنانچہ خبر ہے کہ مردم شماری کے دن ۱۵ عورتیں اپنے گھر چھوڑ کر ایک دوسری جگہ چلی گئیں تاکہ وہ شمار میں نہ آسکیں

جب کسی قوم کی قوت امتیاز میں فتور آجاوے تو سمجھو کہ یہ قوم چند ہی دن کی مہمان ہے جس قوم کا ہر فرد ہمچو من دیگرے نیست کی غلطی کا مرتکب ہوتا ہے۔ وہ قوم کہلانے کا کوئی استحقاق نہیں رکھتی۔ قومیت کو قایم و برقرار رکھنے کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ قوم کی ساری قوتیں اور طاقتیں ایک مرکز پر مجتمع ہوں اور ہر صیغہ و شعبہ کی راہ نمائی کے لئے راہ نما ہوں۔

ادنیٰ اقوام کے اُبھارنے کا مسئلہ اس وقت ایک خاص مسئلہ بن گیا ہے۔ اور ہر قوم جو اپنی اہمیت قایم رکھنا چاہتی ہے اس مسئلہ کی طرف سے چشم پوشی نہیں کر سکتی۔ اگر ہدایت اسلام۔ تبلیغ اسلام۔ خادم المسلمین وغیرہ انجمنیں اُن کی تبلیغ و ہدایت کا کام آریوں کے بالمقابل اسی سرگرمی سے بھی کریں تو اسلام ان میں اب بھی حیرت انگیز ترقی کر سکتا ہے۔ عام ہندوؤں میں ان اچھوت جاتیوں کے ابھارنے کا خیال سرگرمی سے پھیلایا جا رہا ہے۔ اُمید ہے کہ ہمارے لیڈر بھی اس سے غافل نہیں ہونگے۔

مسٹر ریپسیول۔ پروفیسر ان پریسیڈنسی کالج کلکتہ نے اپنی چھ ہزار کتابوں کی ایک لائبریری جس کی قیمت ۲۰ ہزار روپیہ ہے پنجاب یونیورسٹی کو عطا کر دی ہے۔ مسٹر ریپسیول نے جو عنقریب اپنی ملازمت سے ریٹائر ہونے والے ہیں۔ یہ لائبریری مختلف یونیورسٹی کو اس شرط پر دینی چاہتی تھی کہ وہ اُن کے نام سے ایک جداگانہ کمرہ میں رکھی جائے۔ مگر سوائے پنجاب کے اور کسی یونیورسٹی نے اس شرط کو پورا نہیں کیا۔

آجکل وہی قوم زندہ دل ہے جس میں بکثرت اخبارات کی اشاعت کے دریا بہ رہے ہیں۔ اور جن کی دینی و دنیوی اُمیدوں کی کشت زاروں کو سرسبز و بار آور کر رہی ہوں۔ اخباروں کے قدر دان اس لئے زندہ دل ہیں۔ کہ ان کا تعلق روح سے ہے۔ اور مہذب ممالک میں اخبارات ہی روحانی غذا ہیں۔ اور حقیقی زندگی روحانی زندگی ہے۔ جسیم و ضخیم۔ تن و توش بالکل مردہ ہے اگر اس میں روحانی زندگی نہیں۔

ہائیکورٹ کلکتہ میں بموجب چارٹر شاہی صرف ۱۵ جج رہ سکتے۔ لیکن چونکہ کام بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے چند زائد ججوں کی ضرورت ہے۔

اس وقت ۸ ہزار اپیل کلکتہ ہائیکورٹ میں زیر فیصلہ ہیں۔ جن کو اگر موجودہ پندرہ جج شب و روز کام کریں تو تین برس میں اُن کا خاتمہ ہو سکتا ہے*





مسیحی زندگی

اور ہر ایک کو اُن کی حاجت کے مطابق اپنی مسیحی زندگی سے یعنے قول و فعل اور نمونہ اور کلام پاک سے ہر روز سیراب کرتا رہتا ہے۔

چہارم درجہ سیلاب۔ مسیحی زندگی مثل سیلاب کے ہے جب کثرت سے بارش ہوتی ہے۔ اور اس وقت سارے دریا اور نالے اور جھیلوں میں بہتات سے پانی بہتا ہو۔ بلکہ دریاؤں سے باہر جا کر لبریز ہو کر بہتا ہے۔ اور اونچی اونچی زمین پر بھی پانی پہونچ جاتا ہو۔ اور یوں دریاؤں سے دور دور کی زمین شرابور ہو جاتی ہے۔ اور دیکھنے سے پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ آج بہت سے ملک ہیں جہاں دریا ہیں لیکن سیلاب کی راہ دیکھا کرتے ہیں پُرانے زمانہ میں مصر کا یہی حال تھا۔ سیلاب سے زمین تر ہو جاتی ہو۔ اور دونوں تک خوب پھل دیتی رہتی ہو۔ بس مسیحی زندگی بھی مثل سیلاب کے ہو۔ آج ہم نگاہ اُٹھا کر جو دیکھتے ہیں تو بے پھل کی حد معلوم نہیں ہوتی لیکن تھوڑے کوئیں اور چشمے اور دریا ہیں۔ جو اس زمین کے لئے بس نہیں ہے۔ سو ہم خدا سے دعا گو ہیں اور انتظاری میں ہیں کہ خدا وہ سیلاب لاوے۔ اور ہر ایک مسیحی پر روح نازل ہووے۔ جیسے پنتیکوست کے دن ہوئی کہ تمام زمین ایک ہی دن میں ان تھوڑے سے مسیحیوں کے ذریعے سے سیراب ہوئی۔ اگر آج مسیحیوں پر ایسا ہی پنتیکوست آوے تو ساری قومیں بلکہ ساری دنیا کے لوگ مسیح کی نجات اور فضل سے سیراب ہو سکتے ہیں۔ سو اے میرے پیارے مسیحی ناظرین ایک دل و جان ہو کر خدا سے دعا کیجئے اور انتظاری کیجئے کہ خدا اپنی روح کا سیلاب نازل کرے کہ ہر ایک مسیحی اپنی ذمہ واری کو محسوس کرے۔ مسیح کی بادشاہت پھیلانے میں ہاتھ لگا دے تاکہ ہمارے اس عزیز ملک ہند سے ساری جہالت اور بطالت اور سارے اونچ نیچ کا میل دور ہو۔ اور ساری قومیں مسیح پر بھروسہ کریں۔ اور ایمان لا کر ابدی نجات اور آرام پاویں۔ (از کوکب ہند)

تعصب کی پٹی باندھ کر پرکاش کا عاشق حقیقی ظاہر...... اور میرا وار

۱۱ فروری کے پرچہ میں حسب معمول رگھوردھیان نے پٹنے چیلے جان ترپ تحریر کیا ہے کہ یسوع سچے عاشقوں کی فہرست سے اُسی وقت خارج ہو گیا جب اُس نے سولی پر چڑھنے سے پہلے کہا "اے میرے خداوند اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے"۔ پرکاش کو کئی دفعہ نور افشاں میں سمجھایا گیا ہو کہ متی ۲۶: ۳۹ آیت کا پہلا فقرہ لیکر خلق خدا کو دھوکا نہ دیا کرو۔ مگر جو لوگ انصاف کش اور خدا کے بندوں کا خواہ مخواہ دل دُکھانا چاہتے ہیں۔ ان کو کیا کوئی مرے کوئی جیوے سُتھرا گھول بتاشے پیوے۔ کسی کی بُرائی بھلائی سے کیا واسطہ ہے۔ اپنے مطلب کی کہہ گزرنا کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ اسی وجہ سے الحق جیسے اخباروں سے مُنہہ کی کھاتے ہیں آخر سچائی کا بول بالا ہے۔ جھوٹا دنیا میں قیام نہیں رکھ سکتا دھوکا دینے والے کی نسل بند ہوگی۔

پیارے ناظرین متی ۲۶: ۳۹ آیت میں خداوند مسیح نے دعا مانگی ہے "اے میرے خدا اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے تاہم میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو"۔ یہ ساری آیت ہے اور پرکاش پہلا فقرہ لیکر چلتا بنا۔ اور مقدم موخر کا خیال نہ کیا اور بلا سمجھے اپنا تعصب ظاہر کیا۔ . . . .

. . . .

. . . . . . ہم سب آستک لوگوں کو سچائی پر چلنا ہی فرض ہو۔ پیارو!

ہر دو سچے عاشقوں کا مقابلہ تمہارے سامنے

ہم بھی پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ پرکاش نے خوب ثابت کرنا چاہا ہو کہ کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنگا تیلی سوامی دیانند کو عاشق حقیقی ظاہر کیا ہو۔ جس کی موت زہر خورانی سے واقع ہوئی۔ . . . .

. . . . اب آپ ہی بتلائیں اس میں عاشق حقیقی ثابت ہونے کی کون سی راہ نکلتی ہے۔ کیا یہ موت اور انہوں نے گنہگاروں کا فدیہ یا کفارہ نہیں دیا۔ جس کے وسیلے انکی نجات متصور ہو۔

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . خداوند مسیح نبیوں کی کتابوں کو کمل کرتے ہوئے جن میں آنکھ کے بدلے آنکھ دانت کے بدلے دانت کے حکم درج تھے۔ کہا نہیں۔ بلکہ جو تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دینا۔ اور یہ ہم چرچہ سے مکمل انسان کا بنیادی اصول قائم کرتے ہوئے حکم دیا کہ اگر تم نے بری نظر بھی کی تو تم زنا کر چکے۔ قوم کے مسلم لیڈروں کے تعصب سے اور بادشاہ وقت کے روبرو جس نے خداوند مسیح کی بے گناہی کے لئے ہاتھ دھوئے کہ اس بے گناہ کے خون کا بوجھ تم پر ہو ایک جہان کے سامنے مصلوب ہوا اور یہ کہتے ہوئے اے خدا تاہم میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔ عاشق حقیقی ٹھہرا۔ پرکاش جی خلقت ابھی نہیں جو حق اور ناحق میں تمیز نہ کر سکی۔ ضرور کرے گی اور تم افسوس کرو گے۔ پھر رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا۔

مولچند مسیحی سی۔ ایم۔ ایس از لاہور

سنڈے اسکول کے سبق

تصویر وار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق۔

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ہر فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں۔

یہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کیساتھ انڈین بیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں۔

حقیقت یہہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں ان کا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے۔ یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے اس لئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہ سبق بطور ٹکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول اس کا استعمال کر رہے ہیں ہمارا مطلب ہے کہ تمام سکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ ازحد مفید ہیں۔

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں درخواست پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ بھیجنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لی جاوے گی یا وی پی کے ذریعہ سے۔

قوت کی گولیاں

وہ آگئے جلد منگائیے

ڈاکٹر ریمن کی تیار کردہ (قوت کی گولیاں) ۳۲ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں طاقت دینے والی مشہور دوائیں ناسخ میں ہمیشہ ڈاکٹرنا بلاریہ گولیاں ثابت ہیں۔ منقویہ صدرگ اور خون کو طاقت دینے کا وعدہ رکھتی ہیں ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز میں فایدہ ظہور میں آتا ہے۔ بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی۔ چہرہ پر رونق اور جوانی میں ضعیفی کی حالت ٹوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے قیمت۔ ۴۰ گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ر

امتحاناً نمونہ کی گولیاں بلا قیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز فایدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے اگر آپ بلاقیمت ان کی آزمایش کرنا چاہیں تو صرف محصولڈاک کے واسطے دو پیسہ کا ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں درخواست اور رسید کے کے نام پتہ صاف طور پر لکھئے پتہ لکھنے میں مقام ڈاکخانہ ضلع لکھئے

المشتہر۔ ڈاکٹر ایس کے ریمن نمبر ۹۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۶۶ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستاداں

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کے اخراجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں شرح۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں عہ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکیریج وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ماعہ گرونول للعہ

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے جس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جیکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۷ برس میں اس فنڈ سے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

اور نئے پراسپیکٹس (اردو انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد ملسکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک

ہندوستان و پنجاب

غیر ممالک سے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جویگی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	مے
چوتھائی کالم	صہ	مے	للعہ
نصف کالم	مے	للعہ	عہ
پورا کالم	للعہ	عہ	سعہ
پورا صفحہ	سعہ	سہ	ما

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

ضروری نوٹ:۔ مضمون نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وایکی براون چھپا۔